اولیس الذی خلق السموٰت والارض بقادر علیٰ ان یخلق مثلہم بلیٰ وھو الخلٰق العلیم ط

حضرت نانوتوی ؒ کی مشہور کتاب تحذیر الناس کے مشکل مقامات کی تشریح و توضیح پر

مناظرۂ عجیبہ

از

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ العزیز

ترتیب جدید و عنوانات

مولانا حسین احمد نجیب (رفیق دار التصنیف دارالعلوم کراچی)

غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دین محمدی بعد ظہور منسوخ نہ ہو علوم نبوت اپنی انتہا کو پہنچ جائیں۔ کسی اور نبی کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو احتیاج باقی نہ رہے (صفحہ 58)

آپ خاتمیت مرتبی مانتے ہی نہیں خاتمیت زمانی ہی آپ تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اگر چہ اس میں دربارہ انکار افضلیت محمد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لازم آتا ہے لیکن خاتمیت زمانی کو آپ اتنا عام نہیں کر سکتے جتنا ہم نے خاتمیت مرتبی کو عام کر دیا تھا (صفحہ 57) مقصود

ناشر

سید محمد معروف

مکتبہ قاسم العلوم ۱۴۰، جے ون

کورنگی کراچی ۳۱

نام کتاب ـــ مناظرہ عجیبہ

تالیف ـــ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب جدید ـــ حسین احمد نجیب

کتابت ـــ محمد رمضان

ناشر ـــ سید محمد معروف

طابع ـــ مشہور آفسٹ پریس

اشاعت اوّل جولائی ۱۹۷۸ء

ملنے کے پتے

۱:۔ مکتبہ قاسم العلوم جے ون ۱۴۰ کورنگی کراچی ۳۱

۲:۔ مکتبہ دار العلوم ڈاک خانہ دار العلوم کراچی ۱۴

۳:۔ ادارۃ المعارف ڈاک دار العلوم کراچی ۱۴

۴:۔ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

۵:۔ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی لاہور

۶:۔ توحیدی کتب خانہ، گلی محمد لائن چاکیواڑہ کراچی ۲

۷:۔ سید بک ایجنسی ریگل بس اسٹاپ صدر کراچی

فہرست مضامین مناظرہ عجیبہ

محذور عاشر

نظیر خاتم بالفعل کا الزام!

خاتمیت زمانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجمع علیہ علماء امت ہے جسکی ضرورت سے قاسم سمجھتا ہے کہ یہ خاتمیت یوں بن سکتی ہے کہ ان چھ طبقہ والوں کو سابق خاتم مطلق ہے سمجھا جاوے مگر یہ نہ کہ ایسے ہی سمجھنا چاہئے تاکہ امکان نظیر ہاتھ سے نہ جائے کہ فعلیہ کے دعوے کی گنجائش بھی ہو سکے کہ اگر کوئی مخالف اجماع پر کمر باندھے تو کہوے کہ چھ اور بعد کو موجود ہو گئے میں اثر ابن عباسؓ سے ثابت اور قاسم کا عالم اس سے مثبت ۔۔۔

جواب

انعقاد اجماع کے لئے ایک ضروری شرط!

مولینا! معلوم نہیں یہ اعتراض ہے یا عتاب ہے اعتراض کی تو کوئی بات اس میں سے نہ نکلی اگر نکلا تو غیظ و غضب ہی نکلا مولینا! خاتمیت زمانی اپنا دین ایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے اس تہمت کے جواب میں ہم آپ پر اور آپ کے اہل ملت پر ہزار تہمتیں لگا سکتے ہیں اور تہمتوں کا کیا ذکر ہے اگر ہم یوں کہیں کہ آپ کے کلام سے بوئے انکار افضلیت آتی ہے تو بروئے انصاف غلط نہیں مگر کیا کیجئے آیت :۔ لئن بسطت الی یدک یاد ہے ۔

مولینا! کچھ انصاف بھی چاہئے اگر کوئی شخص یہ پوچھ بیٹھے کہ انعقاد اجماع کے لئے

احتمال وجود انبیاءؑ بعد خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ضرور ہے تاکہ اجماع سے اس احتمال کا بطلان ہو جائے۔ مگر احتمال مذکور بعد تعیین وجود بنی آدم ہے سو اس زمین میں تو وجود آدم و بنی آدم مسلّم پر اور زمینوں میں تو بنی آدم کا ہونا ہی مسلّم نہیں جو اُن کی نسبت بھی آپ کی خاتمیت زمانی پر اجماع ہوا ہو تو ایسے شخص کے جواب میں ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ وجود نوع انسان طبقات سافلہ میں احادیث سے ثابت ہے وقت اجماع اہل اجماع کے تمام طبقات کے نوع انسانی پر نظر تھی پر آپ کیا جواب دیں گے۔

آپ تو فرماتے ہیں کہ طبقات سافلہ میں انسان کا نشان نہیں ایسی صورت میں بجز اس کے اور کیا کہئے گا کہ افراد مقدرۃ الوقوع کی نسبت بھی آپ کی خاتمیت پر اجماع منعقد ہو لیا ہے لیکن آپ عنایت فرما کر اس کتاب کو ہمیں بھی تو دکھلائیں جس میں افراد مقدرۃ الوقوع اور انواع انسانی مقدرۃ الوقوع کا بھی ذکر ہے۔

مولیٰنا! کچھ تو خیال فرمائیے درصورت ارادہ تاخر زمانی جملہ خاتم النبیینؐ قضیہ خارجیہ نہ ہوگا نہ مقدرۃ اس لئے کہ منجملہ افراد مقدرہ وہ افراد بھی ہیں جو بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم ہوں۔

لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ

علیٰ ہٰذا القیاس حضرت ابراہیمؑ فرزند دلبند سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کچھ اسی قسم کا ارشاد ہے پھر معلوم نہیں افراد کی نسبت تاخر زمانی کیونکر بنے گا اور اہل اجماع نے کیا سمجھ کر اجماع کیا اور اسے بھی جانے دیجئے آپ خاتمیت مرتبی کو مانتے ہی نہیں خاتمیت زمانی ہی کو آپ تسلیم فرماتے ہیں خیر اگرچہ اس میں در پردہ انکار افضلیت تامہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لازم آتا ہے لیکن خاتمیت زمانی کو بھی آپ اتنا عام نہیں کر سکتے جتنا ہم نے خاتمیت مرتبی کو عام کر دیا تھا۔

حجیت اجماع حجیت قرآن سے کم ہے

وجہ اسکی یہ ہے کہ حجیۃ اجماع بہر حال حجیۃ قرآن شریف سے کم ہے اس سے قرآن شریف کا عام اجماع کے عام سے اثبات عموم میں زیادہ نہ ہوگا تو کم بھی نہ ہوگا۔ قرآن شریف میں موجود ہے:-

الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم[1]

اور ظاہر ہے کہ یہاں تمام نوع انسانی مراد نہیں افراد معدود مراد ہیں سو اگر یہاں یہ عذر ہے کہ قرینہ خارجیہ مخصص ہے تو وہاں بھی قرینہ خارجیہ مخصص ہے۔

غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دین محمدی بعد ظہور منسوخ نہ ہو علوم نبوت اپنی انتہاء کو پہنچ جائیں کسی اور نبی کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو یہ احتیاج باقی نہ ہے سو ظاہر ہے کہ یہ احتمال اگر ہے تو جب ہی ہے جب کہ انبیاء مفروض الوجود بعد زمان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا فی زمان محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اس زمین میں پیدا ہوں کیونکہ ان کی گنجائش ہے اور اگر فرض کرو کسی اور زمین میں کوئی اور نبی معاصر خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو یا بعد زمان خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوں تو نہ اس تک کسی کو رسائی میسر نہ یہاں کے باشندوں کو اس کے اتباع کی گنجائش پھر کاہے کے لئے ان کی نسبت آپ کو بعد میں پیدا کیجئے اور کاہے کے لئے اس پر اجماع منعقد کیجئے ہاں قطع نظر غرض مذکورہ کے اگر محض تاخر زمانی بالذات موجب افضلیت ہوتا تو البتہ ایک بات بھی تھی مگر آپ ہی نہیں بلکہ اور سب خوب جانتے ہیں کہ محض تاخر زمانی موجبات افضلیت میں سے نہیں

---

[1] وہ جنکو لوگوں نے کہا کہ لوگ تم پر حملہ کے لئے جمع ہو گئے ہیں تم ان سے ڈرو

اگر ہوتی بھی تو اوقیت ہوتی مولینا! ہماری عرض کے قبول کرنے میں ساری باتیں ٹھکانے لگ جاتی ہیں اور آپ کے طور پر ایک مدعا بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔

میری عرض اس کہنے سے کہ خاتمیت زمانی یوں بن سکتی ہے کہ ان چھ طبقہ والوں کو سابق خاتم مطلق سے سمجھا جاوے ان لوگوں کا اسکات تھا جو خاتمیت زمانی مراد لیں اور پھر اثر مذکور کو مخالف آیۃ سمجھیں ظاہر ہے کہ موافق بعض تقریرات گذشتہ نبی کیلیکم بھی مثل جملہ آدم کا وحکم بیان واقعہ گذشتہ ہو سکتا ہے پھر اس اثر کا معارض خاتم المرسلین کہنا کیونکر روا ہے۔

گذارش احوال واقعی

الغرض بطور جواب یہ احتمال بتلایا تھا بطور اظہار اعتقاد یہ گذارش نہ تھی جو آپ کہتے ہیں یوں کیوں نہ کہا کہ ایسا ہی سمجھنا چاہیئے اپنے اعتقاد کا حال تو اول تحذیر میں عرض کر چکا تھا جس میں سے تقریر ثانی کی موافق خاتمیت زمانی علی الاطلاق منجملہ مدلولات مطابقی لفظ خاتم ہو جائے گی بایں ہمہ اگر مجھ سے اس باب میں تقصیر ہوئی تو میں بلا دغدغہ اب اس کو کہتا ہوں پر آپ سے جو بوجہ انکار توسط عروض محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بالیقین انکار افضلیت تامہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم آیا اسکی تلافی تو بلا رجوع اور اعتراف غلطی سابقہ ممکن ہی نہیں۔

مولینا! فضیلت کے دعوے کی تو آپ یونہی تہمت لگاتے ہیں تاہم بر انہیں ماننے پر امکان نظیر کی بات مسلم لیکن آپ نے یہ خیال نہ فرمایا کہ خاتمیت زمانی سے امکان نظیر کیونکر ہاتھ سے جاتا رہے گا جو میں جز ناز کہتا اور یوں ہی احتمال نکال کر ٹال جاتا۔

مولینا! ہمارے دلائل ایسے پوچ نہیں اور نہ ہم اپنے دعوای میں ایسے حیران ہو رہے تھے

مثل مشہور الغریق یتعلق بکل حشیش آپ کی طرح ایسی نکمی دلیلیں بیان کرتے اور ایسی باتوں سے سہارا لیتے امکان نظیر تو مولٰینا! ایسے دلائل سے کہ آپ تنہا تو کیا اگر تمام گروہ مدعیین امتناع بھی اکٹھے ہوں تو ان شاء اللہ تعالیٰ جنبش نہ آئے اگر چھیڑ چھاڑ اپنا شیوہ ہے؛ تو ہم آپ سے اوّل اسی مسئلے میں نبٹتے پر کیا کیجئے اپنی کم گوئی اور یکسوئی اوروں کی جرأت کا باعث ہوگیا پر اپنا یقین اوروں کی ہدایت کا سبب نہ بنا آپ کی صلاحت طبع اور انصاف کا کسی قدر سنے سنائے معتقد ہوں موافق الدین النصیحۃ یہ گذارش ہے کہ مولٰینا! عقیدہ کی بات ہے خدا تعالےٰ کی قدرت کو بتہمت استحالہ ذاتی بٹہ نہ لگایئے زیادہ کیا عرض کروں آپ کے عشرہ کاملہ کا نقصان تو ظاہر ہو ہی گیا پھر کاہے کے لئے قلم گھسایئے پر یہ گذارش مناسب وقت ہے کہ کامل تو یہ اعتراض ہیں جو سراسر ناقص ہیں ناقص کتنے ناقص ہوں گے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین ط